

اور اس کی جمع کردہ<sup>(۱)</sup> چیزوں کی قسم۔ (۱۷)  
 اور چاند کی جب کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔<sup>(۲)</sup> (۱۸)  
 یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچو گے۔<sup>(۳)</sup> (۱۹)  
 انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے۔ (۲۰)  
 اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں  
 کرتے۔<sup>(۴)</sup> (۲۱)

السُّورَةُ  
 ۳

بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلا رہے ہیں۔<sup>(۵)</sup> (۲۲)  
 اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے  
 ہیں۔<sup>(۶)</sup> (۲۳)  
 انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سنا دو۔ (۲۴)  
 ہاں ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو بے شمار اور نہ  
 ختم ہونے والا اجر ہے۔ (۲۵)

سورۃ بروج مکی ہے اور اس میں بائیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان  
 نہایت رحم والا ہے۔

وَالْكَوْبِ وَمَا وَسَقُ ۝

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقُ ۝

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا بَيَّكُذِبُونَ ۝

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُؤْمِنُونَ ۝

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ

أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

سُورَةُ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

تک رہتی ہے۔

(۱) اندھیرا ہوتے ہی ہر چیز اپنے ماویٰ اور مسکن کی طرف جمع اور سمٹ آتی ہے یعنی رات کا اندھیرا جن چیزوں کو اپنے  
 دامن میں سمیٹ لیتا ہے۔

(۲) إِذَا اتَّسَقَ کے معنی ہیں؛ جب وہ مکمل ہو جائے جیسے وہ تیرھویں کی رات سے سولھویں تاریخ کی رات تک رہتا ہے۔

(۳) طَبَقٌ کے اصل معنی شدت کے ہیں۔ یہاں مراد وہ شدائد ہیں جو قیامت والے دن واقع ہوں گے۔ یعنی اس روز  
 ایک سے بڑھ کر ایک حالت طاری ہوگی۔ (فتح الباری، تفسیر سورۃ انشقاق) یہ جواب قسم ہے۔

(۴) احادیث سے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا سجدہ کرنا ثابت ہے۔

(۵) یعنی ایمان لانے کے بجائے جھٹلاتے ہیں۔

(۶) یعنی تکذیب، یا جو افعال وہ چھپ کر کرتے ہیں۔

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں سورۃ الطارق اور سورۃ البروج پڑھتے تھے۔ (الترمذی)

برجوں والے آسمان کی قسم! (۱)  
 وعدہ کیے ہوئے دن کی قسم! (۲)  
 حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم! (۳)  
 (کہ) خندقوں والے ہلاک کیے گئے۔ (۴)  
 وہ ایک آگ تھی ایندھن والی۔ (۵)  
 جبکہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔ (۶)  
 اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کو اپنے  
 سامنے دیکھ رہے تھے۔ (۷)  
 یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نہیں لے  
 رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی  
 ذات پر ایمان لائے تھے۔ (۸)

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝  
 وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝  
 وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝  
 قَتَلَ أَصْحَابُ الْأَخْذُودِ ۝  
 النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ ۝  
 إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝  
 وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝

(۱) بُرُوجُ بُرُجٍ مَحَلٌّ كِي جَمْعٍ هِيَ بُرُجٌ كَالصَّلَاةِ مَعْنَى هِيَ مَعْنَى هِيَ ظَهْرٌ - يَهِيَ كَوَاكِبُ كِي مَنَزِلَاتٍ هِيَ جَنَابِ ان كَالْمَحَلِّ وَرَقُورِ كِي حَيْثِيَّةٌ حَاصِلَةٌ هِيَ - ظَاهِرٌ وَرَقُورِ نَمَائِيَا هُونِي كِي وَجَدٌ سِي انبِيَا بَرُوجٌ كَمَا جَاتَا هِيَ - تَفْصِيلٌ كَالِي دِيكْهِي 'الْفَرْقَانِ' ۶۱ كَا حَاشِيَةٍ - بَعْضٌ نِي بَرُوجٍ سِي مَرَادٌ سِتَارِي لِي لِي هِيَ - لِي عَنِي سِتَارِي وَالِي آسْمَانِ كِي قِسْمٍ - بَعْضٌ كَالزَّوْدِ ان سِي آسْمَانِ كِي دَرَوَازِي يَا چَانْدِ كِي مَنَزِلَاتِي مَرَادِ هِيَ - (فَتْحُ الْقَدِيرِ)  
 (۲) اس سے مراد بالاتفاق قیامت کا دن ہے۔

(۳) شَاهِدٌ وَرَقُورِ مَشْهُودٌ كِي تَفْسِيرٌ مِثْلُ بَسْمِ اِخْتِلَافٌ هِيَ - اِمَامٌ شَوْكَانِي نِي اِحَادِيثٌ وَآثَارٌ كِي بِنِيَادِ كَمَا هِيَ كَالشَّاهِدِ سِي مَرَادٌ جَمْعٌ كَادِنٌ هِيَ 'اس دن جس نے جو بھی عمل کیا ہو گا یہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا۔ اور مشہود سے عرفی (۹ ذوالحجہ) کا دن ہے جہاں لوگ حج کے لیے جمع اور حاضر ہوتے ہیں۔

(۴) لِي عَنِي جَنَ لَوُغُوں نِي خَنْدَقِيں كَهُوْدِ كَرِاسِ مِثْلُ رَبِّ كَالْمَانِنِ وَالُوں كَوِ هَلَاكٌ كَمَا 'ان کے لیے ہلاکت اور بربادی ہے' قَتَلَ بِمَعْنَى لِي عَنِي

(۵) النَّارِ، الْأَخْذُودِ سِي بَدَلِ اِشْتِمَالِ هِيَ ذَاتِ الْوُقُودِ، النَّارِ كِي صِفْتٌ هِيَ - لِي عَنِي يَهِيَ خَنْدَقِيں كَمَا تَحِيں؟ اِنْدِهْنِ وَالِي آگِ تَحِيں، جَوَابِلُ اِيْمَانِ كَوِاسِ مِثْلُ جَهْوَكْنِي كَالِي دِيكْهِي گئی تھی۔

(۶) كَا فَرِيَادِ شَاهِ يَا اسْكَ كَارِنْدِي 'آگ کے کنارے بیٹھے اہل ایمان کے جلنے کا تماشا دیکھ رہے تھے، جیسا کہ اگلی آیت میں ہے۔

(۷) لِي عَنِي ان لَوُغُوں كَا جَرْمٌ، جَنَابِ آگِ مِثْلُ جَهْوَكَا جَارَهَا تَهَا، يَهِيَ تَهَا كَاللَّهِ غَالِبٌ پَرِ اِيْمَانِ لِي آئِي تَحِيں - اس واقعے کی تفصیل جو صحیح احادیث سے ثابت ہے، مختصراً اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

جس کے لیے آسمان و زمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے  
سامنے ہے ہر چیز۔ (۹)

واقعہ اصحاب الاخذود:

گزشتہ زمانے میں ایک بادشاہ کا جادوگر اور کاہن تھا، جب وہ کاہن بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے ایک ذہین لڑکا دو، جسے میں یہ علم سکھا دوں۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک سمجھدار لڑکا تلاش کر کے اس کے سپرد کر دیا۔ لڑکے کے راستے میں ایک راہب کا بھی مکان تھا، یہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس بھی بیٹھتا اور اس کی باتیں سنتا، جو اسے اچھی لگتیں۔ اسی طرح سلسلہ چلتا رہا۔ ایک مرتبہ یہ لڑکا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک بہت بڑے جانور (شیر یا سانپ وغیرہ) نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ لڑکے نے سوچا، آج میں پتہ کرتا ہوں کہ جادوگر صحیح ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر پکڑا اور کہا ”اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ، تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے بہتر اور پسندیدہ ہے تو اس جانور کو مار دے، تاکہ لوگوں کی آمد و رفت جاری ہو جائے۔“ یہ کہہ کر اس نے پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا۔ لڑکے نے جا کر یہ واقعہ راہب کو بتلایا۔ راہب نے کہا، بیٹے! اب تم فضل و کمال کو پہنچ گئے ہو اور تمہاری آزمائش شروع ہونے والی ہے۔ لیکن اس دور ابتلا میں میرا نام ظاہر نہ کرنا۔ یہ لڑکا مادر زاد اندھے، برص اور دیگر بعض بیماریوں کا علاج بھی کرتا تھا۔ لیکن ایمان باللہ کی شرط پر، اسی شرط پر اس نے بادشاہ کے ایک نابینا مصاحب کی آنکھیں بھی اللہ سے دعا کر کے صحیح کر دیں۔ یہ لڑکا یہی کتا تھا کہ اگر تم ایمان لے آؤ گے تو میں اللہ سے دعا کروں گا، وہ شفا عطا فرما دے گا، چنانچہ اس کی دعا سے اللہ شفا یاب فرما دیتا۔ یہ خبر بادشاہ تک بھی پہنچی تو وہ بہت پریشان ہوا، بعض اہل ایمان کو تو اس نے قتل کروا دیا۔ اس لڑکے کے بارے میں اس نے چند آدمیوں کو کہا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر نیچے پھینک دو، اس نے اللہ سے دعا کی، پہاڑ میں لرزش پیدا ہوئی، جس سے وہ سب گر کر مر گئے اور اللہ نے اسے بچا لیا۔ بادشاہ نے اسے دوسرے آدمیوں کے سپرد کر کے کہا کہ ایک کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ میں لے جا کر اسے پھینک دو، وہاں بھی اس کی دعا سے کشتی الٹ گئی، جس سے وہ سب غرق ہو گئے اور یہ بچ گیا۔ اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا، اگر تو مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کرو اور ”بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِ“ کہہ کر مجھے تیرا مار۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، جس سے وہ لڑکا مر گیا لیکن سارے لوگ پکار اٹھے، کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔ چنانچہ اس نے خندقیں کھدوائیں اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا کہ جو ایمان سے انحراف نہ کرے، اس کو آگ میں پھینک دو۔ اس طرح ایمان دار آتے رہے اور آگ کے حوالے ہوتے رہے، حتیٰ کہ ایک عورت آئی، جس کے ساتھ ایک بچہ تھا، وہ ذرا ٹھٹھکی، تو بچہ بول پڑا، اماں، صبر کر، تو حق پر ہے۔“ (صحیح مسلم، ملخصاً، کتاب الزهد والرفاق، باب قصۃ اصحاب الاخذود)، امام ابن کثیر نے اور بھی بعض واقعات نقل کیے ہیں جو اس سے مختلف ہیں اور کہا ہے، ممکن ہے اس قسم کے متعدد واقعات مختلف جگہوں پر ہوئے ہوں۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے تفسیر ابن کثیر)

بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔ (۱۰)

بیشک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (۱۱)

یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ (۱۲)

وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ (۱۳)

وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔ (۱۴)

عرش کا مالک عظمت والا ہے۔ (۱۵)

جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے۔ (۱۶)

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَمَا كَفَرُوا  
فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿۱۱﴾

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾

وَهُوَ الْعَفْوَزُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾

فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾

(۱) یعنی جب وہ اپنے ان دشمنوں کی گرفت پر آئے جو اس کے رسولوں کی تکذیب کرتے اور اس کے حکموں کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو پھر اس کی گرفت سے انہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔

(۲) یعنی وہی اپنی قوت اور قدرت کاملہ سے پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور پھر قیامت والے دن دوبارہ انہیں اسی طرح پیدا فرمائے گا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔

(۳) یعنی تمام مخلوقات سے معظم اور بلند ہے اور عرش، جو سب سے اوپر ہے، وہ اس کا مستقر ہے۔ جیسا کہ صحابہ و تابعین اور محدثین کا عقیدہ ہے۔ الْمَجِيدُ صاحب فضل و کرم۔ یہ مرفوع اس لیے ہے کہ یہ ذُو۔ یعنی رب کی صفت ہے، عرش کی صفت نہیں۔ اگرچہ بعض لوگ اسے عرش کی صفت تسلیم کر کے اسے مجرور پڑھتے ہیں۔ معنادونوں صحیح ہیں۔ (ابن کثیر)

(۴) یعنی وہ جو چاہے، کر گزرتا ہے، اس کے حکم اور مشیت کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہے نہ اس سے کوئی پوچھنے والا ہی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کے مرض الموت میں کسی نے پوچھا،

کیا کسی طبیب نے آپ کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا، ہاں۔ پوچھا، اس نے کیا کہا؟ فرمایا، اس نے کہا ہے، إِنِّي فَعَالٌ لِّمَا أُرِيدُ میں جو چاہوں کروں، میرے معاملے میں کوئی دخل دینے والا نہیں۔ (ابن کثیر) مطلب یہ تھا کہ معاملہ اب طبیبوں کے ہاتھوں میں نہیں رہا، میرا آخری وقت آگیا ہے اور اللہ ہی اب میرا طبیب ہے، جس کی مشیت کو ٹالنے کی کسی کے اندر طاقت نہیں ہے۔

تجھے لشکروں کی خبر بھی ملی ہے؟<sup>(۱)</sup> (۱۷)

(یعنی) فرعون اور ثمود کی۔ (۱۸)

(کچھ نہیں) بلکہ کافر تو جھٹلانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۹)

اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔<sup>(۲)</sup> (۲۰)

بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا۔ (۲۱)

لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔<sup>(۳)</sup> (۲۲)

هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝

وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝

فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝

سورۃ طارق مکی ہے اور اس میں سترہ آیتیں ہیں۔

سُورَةُ الطَّارِقِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان  
نمایت رحم والا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے  
کی۔ (۱)

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝

تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا  
ہے؟ (۲)

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝

(۱) یعنی ان پر جب میرا عذاب آیا اور میں نے انہیں اپنی گرفت میں لیا، جسے کوئی نال نہیں سکا۔

(۲) یہ ﴿إِنْ بَطَشَ رَبُّكَ فَتَدِيدٌ﴾ ہی کا اثبات اور اس کی تاکید ہے۔

(۳) یعنی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے، جہاں فرشتے اس کی حفاظت پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ حسب ضرورت و اقتضا اسے نازل فرماتا ہے۔

☆ حضرت خالد عدوانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازار تھیف میں کمان یا لٹھی کے سہارے پر کھڑے دیکھا، آپ میرے پاس مدد حاصل کرنے آئے تھے، میں نے وہاں آپ سے سورۃ الطارق سنی، میں نے اسے یاد کر لیا دریاں حایکہ میں ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ پھر مجھے اللہ نے اسلام سے نواز دیا اور اسلام کی حالت میں میں نے اسے پڑھا۔ (مسند احمد، ۴/ ۳۳۵۔ مجمع الزوائد، ۷/ ۱۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں سورۃ بقرۃ اور نساء پڑھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو فرمایا، تو لوگوں کو فتنے میں ڈالتا ہے؟ تجھے یہی کافی تھا کہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالشَّمْسِ اور اس جیسی سورتیں پڑھتا۔ (نسائی، کتاب الافتتاح، باب القراءة فی المغرب)